پہلا مضمون: بائبل مقدّس کے مطالعہ کے فوائد

اس روز ہم دو یا تین باتوں پر غور کرتے ہیں، جن میں پہلی یہ ہے کہ مقدّس بائبل کے مطالعہ کا فائدہ کیا ہے؟ نوشتوں کی تحقیق اور تلاش کی اہمیت اور برکت کیا ہے؟ اگرچہ تم تفسیر کے اُصول سیکھ لو، لیکن اگر واعظ اور سامع دونوں آپ ہی کلامِ مقدّس کی قدر نہ جانیں تو اُصولوں کا سیکھنا کم فائدہ دے گا۔ جب تک کوئی شخص اُس کتاب کی قدر نہ جانے جس کی وہ تفسیر کرتا ہے، اُس کی تفسیر میں تاثیر نہ ہو گی۔

پانچ فلسفیانہ سوالات جن کے جواب پاک کلام میں پائے جاتے ہیں

بائبل کی پہلی بڑی نعمت یہ ہے کہ مقدّس نوشتے انسان کے پانچ عظیم فلسفیانہ سوالات کے جواب دیتے ہیں، وہ سوالات جن پر دنیا اربوں خرچ کر کے بھی جواب نہ پا سکی، اور لامذہب لوگ آج تک بھٹکتے پھرتے ہیں۔ لیکن ایماندار کے پاس نوشتے موجود ہیں، اگرچہ بہت سے اُنہیں پڑھتے نہیں۔

1۔ ابتدا کا سوال ــــ "انسان کہاں سے آیا؟"

پہلا عظیم سوال یہ ہے کہ انسان کہاں سے آیا؟ اسے **ابتدا کا سوال** کہتے ہیں۔ دنیا نے کتابیں لکھ ڈالیں مگر بائبل نے صاف جواب دیا کہ:

خُداوند خُدا نے آدم کو خاکِ زمین سے بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا، اور انسان جیتی جان ہوا۔" (پیدایش 2:7)

پس انسان نہ جانوروں سے نکلا، نہ اندھے ارتقائی عوامل سے، بلکہ خُدا کے تخلیقی فعل سے پیدا ہوا۔ اگرچہ کچھ لوگ ارتقاء کے خیالات کو تھامے رہتے ہیں، لیکن نوشتہ اعلان کرتا ہے کہ انسان خُدا کی شبیہ پر بنایا گیا۔

2۔ معنیٰ کا سوال ــــ "انسان کیا ہے؟"

دوسرا سوال یہ ہے کہ انسان کون ہے؟ اُس کے وجود کا مفہوم کیا ہے؟ اس کو **معنیٰ کا سوال** کہتے ہیں۔ پیدایش 1 میں لکھا ہے کہ خُدا کہتے ہیں۔ پس انسان نہ محض ایک مشین ہے نہ جبلّتی *Imago Dei* نے انسان کو اپنی ہی شبیہ اور مانند پر بنایا۔ لاطینی میں اسے مخلوق، بلکہ اپنے خالق کی مانند گی کا عکس ہے۔

3۔ مقصد کا سوال ــــ "انسان کیوں پیدا ہوا؟"

تیسرا سوال یہ ہے کہ انسان کیوں موجود ہے ؟اسے **مقصد کا سوال** کہتے ہیں۔اِس کا واحد مکمل جواب بائبل دیتی ہے:
میں نے اُسے اپنی ہی جلال کے لئے پیدا کیا، میں نے اُسے بنایا، بلکہ اُس کی صورت گری بھی کی۔"(یسعیاہ 43:7)"
پس تیری زندگی کا مقصد تجھ میں یا تیری خدمت میں نہیں بلکہ خُدا کے جلال کو ظاہر کرنا ہے۔

4۔ تعلق کا سوال—"انسان کا بقیہ خلقت سے کیا رشتہ ہے؟"

چوتھا سوال یہ ہے کہ انسان کا باقی خلقت سے کیا تعلق ہے ؟اسے **تعلق کا سوال** کہتے ہیں۔پیدایش 1 میں لکھا ہے کہ وہی خُدا جس نے انسان کو بنایا اُسی نے تمام جانداروں کو بھی پیدا کیا۔لہٰذا ہمارا ایک ہی خالق ہے،اور ایماندار کو اپنے **عمودی تعلق** (خُدا سے)اور **افقی تعلق** (مخلوق سے) دونوں کو سمجھنا چاہیے۔

5۔انجام کا سوال—"انسان کہاں جائے گا؟"

پانچواں اور آخری سوال یہ ہے کہ انسان کا انجام کیا ہے؟اسے **انجام کا سوال** کہتے ہیں۔دنیا اس سوال کا جواب نہ دے سکی۔مگر بائبل اعلان کرتی ہے:
اور یہ لوگ ہمیشہ کے عذاب میں جائیں گے، مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی میں۔"(متی 25:46)"
ہر انسان کا ابدی انجام مسیح کے ساتھ اُس کے تعلق سے متعیّن ہو گا۔

واعظ کی ذمہ داری: کلام کی تفسیر کرنا، محض محسوسات بیان نہ کرنا

جبکہ بائبل ان سوالات کے کامل جواب دیتی ہے،اس لئے خُدا کا خادم محض محسوسات پر مبنی وعظ نہ کرے۔ایسے واعظ کو تاثراتی وعظ کہتے ہیں، جس میں شخص ایک آیت پڑھ کر صرف اپنی رائے بیان کرے۔لیکن خادم کی ذمہ داری ہے کہ خُدا کا پیغام سنائے، نہ کہ اپنی فکریں۔واعظ کو وہی کہنا چاہیے جو خُدا نے فرمایا ہے۔

نتیجہ

پس بائبل کے مطالعہ کی پہلی برکت یہ ہے کہ اُس نے اُن سوالات کا جواب دیا جن کا جواب دنیا کبھی نہ دے سکی۔اِس لئے جب تم خُدا کے کلام کے مفسر اور منادی بنو—جیسا کہ میری دعا ہے—تمہاری منادی وہ جواب لے کر آئے جو دنیا کا کوئی فلسفہ نہ دے سکے۔

دُوسری برکت: مقدّس نوشتوں کی عملی اہمیت

اب دوسری برکت یہ ہے کہ بائبل ایماندار کی عملی زندگی میں بیش بہا فائدہ رکھتی ہے۔ مسیحی کی روزمرّہ زندگی میں بائبل کی حیثیت کیا ہے؟اِس کو اب حوالہ جات سمیت بیان کرتا ہوں۔

خُدا کے خادم اتوار کو کیوں منادی کرتے ہیں؟

تم جانتے ہو کہ پاسبان ہر خُداوند کے دن پیغام کیوں سناتے ہیں۔ اکثر میں بھی ہفتے کے دن سفر کرتا ہوں—— کبھی پتو کی، کبھی لالہ موسٰی۔ اتنی مشقت کیوں؟اتوار کو پیغام کیوں ہوتا ہے؟
بھائیوں نے کہا کہ یہ آرام کا دن ہے اور کلام کا دن ہے——یہ بات درست ہے۔ مگر کلام لوگوں تک کیسے پہنچتا ہے؟ **منادی کے ذریعہ۔**

چارلس سِمیئن: واعظین کے لئے نمونہ

لوگ چارلس سپر جن کو "شہزادۂ مُنادیاں" کہتے ہیں، لیکن ایک اور نام جسے اکثر نظر انداز کیا جاتا ہے، وہ ہے چارلس سِمیئن۔ وہ ایک عظیم واعظ تھا اور تفسیرانہ منادی کرتا تھا۔ اُس نے منادی کے تین مقاصد بیان کئے:

منادی کے تین اغراض (چارلس سمیئن)

1۔ تاکہ گناہگار مسیح کے پاس آئیں

منادی کا پہلا مقصد یہ ہے کہ گناہگار مسیح کے پاس آئیں۔ جب تم پیغام تیار کرو تو ذہن میں رکھو کہ وہ جو ابھی تک نجات دہندہ کے پاس نہ آئے، تمہاری منادی کے وسیلہ اُس کی طرف کھنچے جائیں۔

2۔ تاکہ نجات دہندہ ہی کو جلال ملے

دوسرا مقصد یہ ہے کہ منادی میں یسوع مسیح ہی کو جلال ملے، نہ کہ منادی کرنے والے کو۔ بہت سے واعظ نصف گھنٹہ اپنی "تعریفیں کرتے رہتے ہیں، اور جماعت منتظر رہتی ہے کہ شاید کہیں یسوع کا ذکر بھی ہو۔ "اپنی نہیں بلکہ مسیح کی منادی کرو۔

3۔ تاکہ ایماندار رُوحانی طور پر بڑھیں

تیسرا مقصد یہ ہے کہ ایماندار رُوحانی پختگی میں بڑھیں۔ علم انسان کو مغرور نہیں بلکہ خاکسار بنائے۔ تفسیر اور تعلیم کا مقصد کلیسیا کی مضبوطی ہے۔

پہلا عملی فائدہ: رُوحانی غذا

ایماندار کو رُوحانی غذا کلام سے ملتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:
''نئے پیدا ہوئے بچوں کی مانند خالص رُوحانی دودھ کے مشتاق رہو، تاکہ اُس کے وسیلہ سے بڑھتے جاؤ۔''
1 پطرس 2:2 —
جس طرح بدن خوراک کے بغیر کمزور ہوتا ہے، اسی طرح رُوح بائبل کے بغیر کمزور ہوتی ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر لیاقت قیصر نے کہا:
""جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی، اسی طرح ایماندار کلام کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔

دُوسرا عملی فائدہ: رہنمائی

رہنمائی بھی کلام سے ملتی ہے۔
''تیرا کلام میرے قدموں کے لئے چراغ اور میری راہ کے لئے روشنی ہے۔''
زبور 119:105 —

تیسرا عملی فائدہ: رُوحانی جنگ میں اسلحہ

جب آزمائش اور لڑائی کا وقت آئے:
''اور روح کی تلوار جو خُدا کا کلام ہے۔''
افسیوں 6:17 —

چوتھا عملی فائدہ: خُدا کی مرضی کو جاننا

مسیحی نوجوان اکثر کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ خُدا ہم سے کیا چاہتا ہے۔ لیکن ایک دانشمند نے کہا:
''خُدا کا کلام ہی خُدا کی مرضی ہے۔''
اگر بائبل نہ پڑھو گے تو مرضیِ خُدا کیسے جانو گے؟ اگرچہ تمہارا نام اس میں لفظاً نہ لکھا ہو، مگر کلام ایک الٰہی راستہ اور نمونہ دکھاتا ہے جو تمہیں خُدا کی مرضی تک لے جاتا ہے۔

''تمام نوشتہ خُدا کے الہام سے ہے... تاکہ خُدا کا آدمی کامل بنے، اور ہر ایک نیک کام کے لئے بالکل تیار ہو جائے۔''
2 تیمتھیس 3:16–17 —

تفسیری خدمت کا فن سیکھنا

کلامِ مقدس کے فوائد اور برکات کو سمجھنا

تمہیں چاہئے کہ تم کتابِ مقدس کی تفصیل بیان کرنا سیکھو؛ نیز یہ بھی جان لو کہ کلام کے کیا فوائد ہیں اور اس سے کیا برکتیں صادر ہوتی ہیں۔ اب ہم اس امر میں آگے بڑھیں گے اور اس بات پر گفتگو کریں گے کہ فی الحقیقت کلام میں فوائد بھی ہیں اور برکتیں بھی؛ اور یہ باتیں تم پر مخفی نہیں۔ لیکن سوال یہ باقی رہا کہ بہت سے لوگ پاک بائبل کو کیوں نہیں پڑھتے؟ اس کی وجہ کیا ہے؟

اور جب میں نے اس امر پر تحقیق کی، تو اپنی ہی تحقیق کے اندر ایک اور تحقیق پائی؛ اور اس میں آٹھ اسباب — آٹھ علّتیں — واضح ہوئیں کہ لوگ بائبل کیوں نہیں پڑھتے۔ آج میں وہ آٹھ اسباب تمہارے ساتھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔

جب تم کتابِ مقدس کی تفسیر کروگے، اور جب تم قواعدِ تفسیر سیکھوگے، تو صرف یہی نہ سیکھنا کہ کلام کی تشریح کیسے کرنی ہے؛ بلکہ یہ بھی جان لینا ضروری ہے کہ جن لوگوں کے پاس تم تبلیغ کرنے جاتے ہو وہ کیوں بائبل نہیں پڑھتے؟ اُن میں کلام سے رغبت کیوں نہیں؟ اُن میں میلان کیوں نہیں؟ یہ سب امور جاننا نہایت ضروری ہے۔

وہ آٹھ اسباب جن کی وجہ سے لوگ بائبل نہیں پڑھتے

۱۔ وہ کہتے ہیں کہ بائبل اُن کی زندگی سے کوئی تعلق نہیں رکھتی

بہت سے لوگ اس لئے کلام نہیں پڑھتے کہ وہ کہتے ہیں، ''بائبل کا میری زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ میرے حالات سے موافق نہیں۔ میں ایک یونیورسٹی کا طالبِ علم ہوں، نئے دور کا انسان ہوں؛ نئے خیالات رکھتا ہوں۔ یہ پرانی کتاب مجھے کیا ''سکھائے گی؟ یہ تو صدیوں پہلے لکھی گئی کہانیاں ہیں۔ ان میں میری موجودہ مشکلات کا کوئی حل نہیں۔

۲۔ وہ کہتے ہیں کہ بائبل مشکل ہے اور سمجھ میں نہیں آتی

''دوسرا سبب یہ ہے کہ بہت سے لوگ کہتے ہیں، ''جب ہم بائبل پڑھتے ہیں تو الجھ جاتے ہیں؛ اسے سمجھنا بہت دشوار ہے۔ آج کے نوجوانوں سے بات کرو تو وہ اکثر کہتے ہیں، ''ہم پرانا عہد نامہ نہیں پڑھتے کیونکہ اس کے الفاظ سخت ہیں؛ تاریخ مشکل ہے؛ ''لغت مشکل ہے؛ اس لئے ہم الجھن میں پڑ جاتے ہیں۔

۳۔ وہ کہتے ہیں کہ بائبل اُن کی زندگی پر اثر نہیں ڈالتی

تیسرا سبب یہ ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں، ''شروع میں جب ہم بائبل پڑھتے تھے تو اچھی لگتی تھی؛ مگر رفتہ رفتہ یہ محسوس ہوا کہ یہ ''میری زندگی کو تبدیل نہیں کرتی؛ اس لئے پڑھنا چھوڑ دیا۔
''ایسے لوگوں سے خداوند فرماتا ہے،'' تو نے اپنی پہلی محبت چھوڑ دی۔

۴۔ بائبل پڑھتے وقت اُن پر شرمندگی اور ملزمیت طاری ہوتی ہے

چوتھا سبب نہایت عجیب ہے: جب وہ بائبل پڑھتے ہیں تو شرمندگی اور گناہ کا احساس اُن پر غالب آتا ہے۔ کیونکہ بائبل اُن گناہوں کا پردہ چاک کرتی ہے جو وہ کرتے ہیں۔ بائبل کہتی ہے،'' جھوٹ نہ بول''—— اور وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ بائبل کہتی ہے،'' پاکیزگی میں چل''—— اور وہ اپنے آلات میں ناپاک چیزیں دیکھتے ہیں۔ اس لئے وہ مجرم ٹھہرتے ہیں۔
اگر بائبل شبنم کی مانند ہے تو آگ بھی ہے؛ اگر بارش ہے تو ہتھوڑی بھی ہے؛ کیونکہ کلام انسان کے باطن میں کام کرتا ہے۔

۵۔ وہ اپنے ذاتی مطالعہ کے بجائے پادریوں اور استادوں پر انحصار کرتے ہیں

پانچواں سبب—— جو ہمارے ملک میں بہت عام ہے—— یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں،'' بائبل پڑھنا پادری کا کام ہے۔ میں اتوار کو جاتا ''ہوں؛ پادری وعظ کرتا ہے؛ میں کلام سن لیتا ہوں؛ پھر خود کیوں پڑھوں؟
وہ اپنے ذاتی مطالعہ کے بجائے معلموں اور واعظوں پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۶۔ وہ کہتے ہیں کہ اُن کے پاس وقت نہیں

''چھٹا سبب یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں،'' ہمارے پاس وقت نہیں۔ ہم بہت مصروف ہیں۔
کھانے میں مصروف، شادیوں میں مصروف، تیاریوں میں مصروف، سونے میں مصروف—— مگر کلامِ خدا پڑھنے میں مصروف نہیں۔

۷۔ نوجوان کہتے ہیں کہ بائبل بورنگ ہے

''ساتواں سبب نوجوانوں میں بہت بڑھ رہا ہے: وہ کہتے ہیں،'' بائبل بورنگ ہے؛ ہم پڑھنا نہیں چاہتے۔
بچے گھنٹوں موبائل گیمز میں لگے رہتے ہیں، مگر پاک کلام میں نہیں۔
ہمارے ملک میں منادی کا کلچر بڑھا ہے، لیکن بائبل پڑھنے کا کلچر نہیں بڑھا۔ تاہم خدا کا شکر ہو کہ کچھ لوگ اب بھی پڑھتے ہیں۔

۸۔ بہت سے لوگوں کے پاس بائبل ہے ہی نہیں

آٹھواں سبب ـــ جو ہمارے ملک میں بہت دکھ دینے والا ہے ـــ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں، ''میرے پاس بائبل نہیں۔ جب کوئی ''مفت میں بائبل دے گا، تب پڑھوں گا؛ نکال کر خود خریدوں گا نہیں۔
یوں بہت سے لوگ بائبل نہ ہونے کی وجہ سے نہیں پڑھتے۔

یہ ہیں وہ آٹھ علّتیں جن کے سبب لوگ کلامِ خدا نہیں پڑھتے۔

مُفسّر کی ذمہ داری

تم تفسیر کے لئے بُلائے گئے ہو۔ تمہیں کلام کا مفہوم بیان کرنا ہے۔ تم کس سے وعظ کرو گے؟ بائبل سے۔
اس لئے پہلے بائبل پڑھنے کی برکات کو جانو؛ اور پھر یہ بھی سمجھو کہ لوگ اسے کیوں نہیں پڑھتے۔

چھ مرحلہ بائبلی کہانی کا تعارف

چھ مرحلہ بائبلی کہانی۔ :اب ایک اور مضمون باقی ہے، جسے ہم آج بیان کرنا چاہیں گے

کیا تم تھک گئے ہو؟
ایک جگہ جب پیام سنایا جا رہا تھا تو ایک بزرگ سو گئے۔ جب اُنہیں جگا کر پوچھا کہ کیوں سو گئے؟ تو کہنے لگے، ''خدا اپنے محبوبوں کو ''نیند دیتا ہے۔
واعظ نے کہا، ''میں نہیں جانتا کہ تم اُس کے محبوب ہو یا نہیں ـــ لیکن میری کلاس میں جاگ کر رہو؛ نیند میں میں کچھ نہیں دے ''سکتا ـــ البتہ خدا دے سکتا ہے۔

اب سنو: جو مفہوم میں سکھانے لگا ہوں وہ میرے علم کی حد تک تفسیر کی تعلیم میں نہایت ضروری ہے۔ اگر یہ معلوم نہ ہو تو تفسیر کا پورا علم سمجھ میں نہیں آتا۔ اسے **چھ مرحلہ کہانی** کہتے ہیں۔

بعض اسے تین مرحلوں میں پڑھاتے، بعض چار میں؛ مگر جس کتاب سے میں نے پڑھا اُس میں یہ چھ مرحلوں میں نہایت وضاحت سے بیان ہوا۔

بصری مثال

میں ڈرائنگ BGMC—اب میں ایک معمولی سا نقشہ بنانا چاہتا ہوں تاکہ تمہارا سمجھنا آسان ہو۔ میری خطاطی اچھی نہیں بھی اچھی سکھائی جاتی ہے—مگر میں پھر بھی کوشش کرتا ہوں۔

کلامِ مقدس کو تیار کرنا

پیغام کی تیاری میں ذہنی کیفیت اور طریقِ کار

جب تم پیغام تیار کرتے ہو تو تمہارے ذہن میں کیا کیا خیالات آتے ہیں؟ کتنی بار ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی تمہیں وعظ کی دعوت دیتا ہے تو وہ خود ہی موضوع بھی مقرر کر دیتا ہے؛ اور تمہیں اسی موضوع پر مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن جب تم خود پیغام چنتے ہو تو تم پیراگراف کی نوعیت، اس کی سمت، اس کے مقصد، اور اس کے روحانی بہاؤ کو دیکھتے ہو۔

بائبل کی کہانی میں اپنا مقام دیکھنا

جب تم واعظ تیار کرتے ہو، یا جب تم تفسیری پیغام لکھتے ہو، تو کیا کبھی تم نے سوچا کہ ہم بائبل کی پوری کہانی میں کہاں کھڑے ہیں؟
سنُو: بائبل کی پوری کہانی میں پہلے تخلیق ہے؛ پھر زوال؛ اور پھر اُس کے بعد کے تمام واقعات۔

خدا نے تخلیق کی۔ : پہلا مرحلہ
انسان گناہ میں گر گیا۔ : دوسرا مرحلہ
خدا نے ایک آدمی—ابرام—کو اُور سے بلایا، اور اُس سے ایک قوم بنائی: اسرائیل۔ : تیسرا مرحلہ
خدا نے اسرائیل کو چُنا کہ وہ قوموں میں اُس کا مظہر بنے۔

پھر کیا ہوا؟
اسرائیل ناکام ہوا۔
خدا نے اُنہیں دس حکم دیئے—لیکن وہ پورے نہ کر سکے۔
لہٰذا خدا نے اپنا بیٹا بھیجا—یہاں سے اناجیل کا آغاز ہوتا ہے۔
یسوع مسیح آیا؛ مجسم کلام۔
اُس کی موت، دفن اور قیامت کے بعد وہ آسمان پر اُٹھایا گیا۔
اُس نے اپنے شاگردوں کو مامور کیا—یہاں ابتدائی کلیسیا کا زمانہ شروع ہوا۔

پھر ابتدائی کلیسیا کے بعد ایک عرصہ ہے—**یہ کلیسیا کا دور** ہے—اور ہم اسی دور میں کھڑے ہیں۔
قیامتِ ثانی ابھی نہیں آئی—مگر ضرور آئے گی۔

تاریخی تسلسل میں خدا کی کارفرمائی

یہ سب خدا کی ازلی منصوبہ بندی میں تھا۔ عورت کی نسل کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اس کا عکس اسرائیل کی کہانی میں دکھائی دینے لگا۔
جب ہم پیدایش 12:1–3 دیکھتے ہیں تو خدا ابراہیم سے تین باتیں کہتا ہے:
زمین، قوم، اور برکت۔
کہتے ہیں۔—*Seed* علماء اسے ابراہیمی نسل—یعنی

جان اسٹاٹ نے لکھا ہے کہ انسان کے شریعت پر چلنے میں ناکامی نے ظاہر کر دیا تھا کہ انسان اپنی قوت سے خدا کو خوش نہیں کر سکتا۔ لہٰذا قربانی کا نظام قائم ہوا—جیسا کہ احبار میں لکھا ہے۔

چھ مرحلہ بائبلی کہانی (Meta-Narrative)

یہ ہیں وہ چھ مرحلے جن میں بائبل کی پوری کہانی سما جاتی ہے:

1. **تخلیق**
2. **زوال**
3. **اسرائیل**
4. **یسوع مسیح**
5. **ابتدائی کلیسیا**
6. **آخری ایام**

یہ سادہ ہیں؛ مگر تفسیر میں نہایت اہم۔

تفسیر میں ان چھ مرحلوں کی اہمیت

ہم یہ چھ مرحلے کیوں پڑھتے ہیں؟
کیونکہ تم اتوار کو پورا بائبل نہیں سناتے؛ بلکہ کسی ایک مقام سے۔
تو جہاں سے بھی متن لو—پہلے یہ جان لو کہ وہ متن اِن چھ مرحلوں میں کہاں واقع ہے۔

اگر تم انبیا سے لیتے ہو تو جان لو کہ وہ کس دور سے تعلق رکھتا ہے۔
اگر تم قضاۃ سے لیتے ہو تو جان لو کہ وہ اسرائیل کے کس مرحلے میں ہے۔
مثال: قضاۃ 6—جدعون کی کہانی—ایسا وقت جب ہر شخص اپنی ہی نظر میں راست تھا۔

متن سے پہلے اور بعد کے حالات کو سمجھنا

اگر تم اِن چھ مرحلوں کو جانتے ہو تو تم جانتے ہو کہ تمہارے متن سے پہلے خدا کیا کر رہا تھا، اور بعد میں کیا کیا۔
یوں واعظ غلطی سے بچ جاتا ہے۔
بعض پاسبان قضاۃ سے حوالہ لیتے ہیں—لیکن یہ نہیں جانتے کہ اس سے پہلے کیا ہوا تھا، بعد میں کیا ہوا، یا وہ تاریخِ نجات میں کہاں کھڑا ہے۔

تم نہ قضاۃ کے دور میں ہو، نہ اسرائیل کی بادشاہت میں، نہ اناجیل میں—بلکہ کلیسیا کے دور میں۔

پوری کہانی کو دیکھنے کی ضرورت

پس جب متن چنو تو یہ جان لو کہ خدا نے اُس سے پہلے کیا فرمایا، اور اُس کے بعد کیا کیا؛ کیونکہ تمہارا دور کچھ اور ہے۔
جب یہ بصیرت حاصل ہو جائے تو اطلاق آسان، معنی خیز، اور مؤثر ہوتا ہے۔
یوں تمہارا پیغام مضبوط اور بصیرت سے بھرپور ہو گا۔